ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.3.2025

مصاحفِ صحابہؓ: تدوینِ قرآن کے تناظر میں ایک تنقیدی مطالعہ

Muṣḥaf al-Ṣaḥābah: A Critical Study in the Context of Qur'anic Compilation

رضوان علی

ایم فل علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

ای میل:rizwan106420315@gmail.com

ڈاکٹر محمود احمد

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد(Corresponding Author)

ای میل:mahmood.ahmad@gcuf.edu.pk

Abstract

This study critically examines the personal codices (Muṣḥaf) attributed to the Companions of the Prophet ﷺ in the context of the compilation and preservation of the Qur'an. These codices refer to complete written collections of the Qur'an maintained by individual Companions, rather than partial writings of a few verses. During the Prophet's ﷺ lifetime, revelations were both memorized and recorded on various materials such as parchment, leaves, bones, and stones. Prominent scribes, including Zayd ibn Thabit and Abu ibn Ka'b, meticulously transcribed the Qur'an, while other Companions maintained personal copies according to their capacity and convenience. The research highlights the diversity among these personal codices, including variations in verse arrangement, calligraphy, brief explanatory notes, and readings, as well as occasional differences in nasikh and mansukh (abrogated) verses. Despite these variations, the essential Qur'anic text remained consistent. Following the Prophet's ﷺ passing, Abu Bakr ensured a unified compilation, which was later standardized during Caliph ʿUthmān's reign to prevent discrepancies across the Muslim community. Personal codices attributed to various Companions, such as ʿAlī, ʿUbayy ibn Ka'b, and ʿAbdullah ibn Mas'ūd, either influenced this standardization or were subsequently set aside. This study also addresses historical misconceptions raised by Orientalists regarding the destruction of non-standard codices, emphasizing that the standardization process was based on consensus among the Companions and preserved the Qur'an's integrity. By analyzing the content, historical context, and significance of these codices, this research provides a comprehensive understanding of the early transmission and compilation of the Qur'an, illustrating the crucial role of the Companions in safeguarding its text.

Keywords: *Companions' Mushafs, Quranic compilation, Mushaf Abu Bakr and Uthman, early manuscripts, personal copies, qira'at, preservation, historical Quranic study.*

مصاحف صحابہ سے مراد ایسے مصاحف ہیں جو نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے کسی صحابی کی طرف منسوب ہوں۔ مصاحف سے مراد مکمل مکتوب قرآن مجید ہے نہ کہ وہ جو صحابہ نے چند آیات وغیرہ خود سے لکھی ہوئی تھیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے صحابہ کے پاس کچھ ناکچھ قرآن کا حصہ ضرور لکھا ہوا تھا۔ حضرت زید رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنْهُ نے جب قرآن کو جمع کرنا شروع کیا تو سب سے پہلی شرط یہی رکھی تھی

کہ جس کے پاس جتنا قرآن لکھا ہوا موجود ہے وہ 2 گواہوں کے ساتھ اسے لے کر آئے اور پورا قرآن ایسے ہی جمع ہوا سوائے ایک آیت کے جو کہ ایک صحابی سے ہی ملی۔ قصہ مختصر یہ کہ پورا قرآن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مل گیا۔

عہد نبوی میں جیسے جیسے قرآن کا نزول ہوتا رسول اللہ ﷺ ان آیات کو جیسے اور جہاں حضرت جبرائیلؑ کہتے وہاں لکھوا دیتے ۔رسول اللہ ﷺ ایک نسخہ لکھوا رہے تھے باقی صحابہ اسے حفظ کرتے اور باقی کچھ جن کے پاس لکھنے کی صلاحیت اور آلات ہوتے اسے لکھ لیتے، یہاں تک کے بعض کاتبین وحی بھی نبوی نسخے کے علاوہ اپنے لئے بھی لکھ لیتے[1]۔

صحابی نبی ﷺ شرحبیل بن حسنۃ الکندی اور امیر مصر عبداللہ بن سعد ابی السرح [2]اولین کاتبین وحی میں سے ہیں۔ مدینہ میں اولین کتابت سیدنا ابی بن کعب نے کی اور بعد میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پابندی سے کتابت وحی کی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔

اس کے علاوہ بھی مشہور صحابہ مثلاً خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کتابت وحی کی ذمہ داری سر انجام دیتے رہے۔ کتابت وحی کے علاوہ مثلاً معاہدے یا خطوط بھی انہی صحابہ میں سے کوئی لکھتا تھا۔

حفاظت قرآن دو طریقوں سے ہوئی ایک حفظ اور دوسری کتابت۔ عرب میں کتابت کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ اشیاء کو یاد رکھنے کے لئے حافظہ پر ہی اعتبار کیا جاتا تھا، اسی لئے اکثر صحابہ نے قرآن کو محض سن کر ہی حفظ کر لیا تھا[3] اور اس کو اچھی طرح سے یاد رکھنے کے لئے نماز میں پڑھتے تھے لیکن لکھنے کا بندوبست نہیں کرتے تھے۔ ایسا ہی معاملہ حدیث رسول کا بھی ہے کہ اسے بھی صحابہ اپنے عمل میں لے آتے اور زبانی آگے بیان کر دیتے لکھتے نہیں تھے۔ کتابت وحی کے لئے اس وقت کاغذ کی

---

[1] ۔کاتبین وحی کی تعداد میں اختلاف ہے۔ مورخین نے یہ تعداد 16 سے لے کر 75 تک بتلائی ہے۔ ان میں سے کچھ مخصوص صحابہ تھے جو ہر وقت حاضر رہتے تھے اور کچھ ایسے جنہوں نے بس ضرورت کے تحت کتابت کی۔

[2] عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، جو ابتدائی دور میں کاتبانِ وحی میں شامل تھے، اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے، لیکن بعد ازاں دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ بعض تاریخی روایات میں ان کے ارتداد کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ انہوں نے نعوذباللہ وحی میں تحریف کا دعویٰ کیا تھا (البدایۃ والنھایۃ، ج 7، ص 152؛ الطبری، تاریخ الامم والملوک، ج 3، ص 152)۔ تاہم بعض محققین نے ان روایات کو ناقابلِ اعتماد قرار دیا ہے۔ علامہ تمنّا عمادی کے نزدیک یہ قصہ محض ایک افتراء ہے جو مخالفینِ اسلام نے کتابتِ وحی پر اعتراضات کے لیے گھڑا، کیونکہ ان کے بقول یہ امر عقل کے خلاف ہے کہ جو شخص براہِ راست اللہ کا کلام لکھنے کی خدمت انجام دے رہا ہو، وہ اس کی حقانیت سے منکر ہو کر مرتد ہو جائے۔ (**تمنّا عمادی، نزول القرآن**، ص 115)

[3] صحابۂ کرامؓ میں سے ایک بڑی تعداد نے حسبِ استطاعت قرآن مجید کو حفظ کیا ہوا تھا۔ اس کا اندازہ اس تاریخی واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ سریّۂ بئرِ معونہ (عہدِ رسالت میں) میں ستر (70) ایسے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے جو حفاظِ قرآن تھے۔ اسی طرح 11 ہجری میں جنگِ یمامہ کے موقع پر تقریباً سات سو (700) ایسے صحابہ شہید ہوئے جو قرآن کے حافظ تھے۔ تاہم یہاں "حافظ" سے مراد بالعموم مکمل قرآن کے حافظ نہیں، بلکہ وہ اصحاب ہیں جنہوں نے قرآن کا کوئی حصہ یا اجزاء حفظ کیے تھے۔ اس کی دو بنیادی وجوہات تھیں:

1. اس وقت تک پورا قرآن نازل نہیں ہوا تھا۔
2. نازل شدہ حصے بھی مکمل طور پر ہر شخص کو یاد نہ تھے۔

بعض روایات میں عہدِ نبوی ﷺ میں صرف چھ (6) ایسے صحابہ کرامؓ کا ذکر ملتا ہے جنہوں نے مکمل قرآن حفظ کیا تھا (ابن حجر، الإصابة، 1/19؛ سیوطی، الإتقان، 1/204)۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

قلت کی بناپر صرف کاغذ نہیں[4] بلکہ جس چیز پر کتابت ممکن ہوتی اسے استعمال کر لیا جاتا جیسا کہ پتھروں کی چوڑی اور پتلی سلوں (لخاف)، اونٹ کی کندھوں کی چوڑی گول ہڈی (کتف)، چمڑوں کے باریک پارچوں (رقاع) اور درخت کے بڑے اور چوڑے پتوں وغیرہ پر بھی قرآن کو ابتدائی طور پر لکھا گیا۔[5]

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں قرآنِ مجید کی کتابت صرف رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ہی نہیں ہوتی تھی، بلکہ بعض صحابہ کرامؓ اپنی سہولت اور میسر آنے والے مواقع کے مطابق بھی آیات یا سورتیں لکھ لیا کرتے تھے۔ بعض کے پاس چند آیات تھیں، بعض کے پاس چند سورتیں، اور یہ مجموعے مکمل بھی نہ ہوتے تھے[6]۔ جو حصہ میسر آتا، اسے لکھ لیا جاتا، خواہ وہ ابتدائی مراحل میں ہو یا بعد میں۔ ان ذاتی نسخوں میں **قرأت** اور **خط** میں بھی اختلاف پایا جاتا تھا، اور بعض مواقع پر **ناسخ و منسوخ** کے فرق کو بھی ملحوظ نہیں رکھا گیا تھا۔

مزید برآں، بعض صحابہؓ اپنی سمجھ بوجھ کے تحت متن میں ہی مشکل الفاظ یا آیات کی مختصر شرح یا ترجمہ درج کر لیتے تھے، جیسا کہ مثال کے طور پر آیت ﴿**حافظوا على الصلوٰة الوسطى**﴾ کے ساتھ یہ وضاحت بھی ملتی ہے" : أي صلاة العصر"۔ اس نوعیت کے اضافے بعد کے معیاری مصحف میں شامل نہ تھے۔ اکثر ذاتی نسخے ایک دوسرے سے مواد، ترتیب اور طرزِ تحریر میں مختلف تھے۔ بعض روایات کے مطابق، کچھ صحابہؓ کے ذاتی طور پر تیار کردہ مکمل مصاحف میں **سورتوں کی ترتیب، ان کے نام، اور تعداد** میں بھی اختلاف تھا۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ اختلافات اور کمی و بیشی **عرضۃ الاخیرۃ** (آخری مرتبہ جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ دہرائی گئی قرأت) سے پہلے کے تھے۔ بعد میں حضرت ابو بکرؓ نے انہی موجودہ نسخوں سے قرآن کی ایک مستند نقل تیار کروائی، اور دیگر صحابہؓ نے بھی اس کے مطابق اپنے ذاتی مصاحف مرتب کر لیے۔

حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں، قریش کی قرأت کے مطابق ایک باقاعدہ معیاری مصحف تیار کیا گیا، جس پر تمام صحابہؓ کا **اجماع** ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرے تمام ذاتی نسخے اور متفرق مصاحف ختم (جلائے) کر دیے گئے تاکہ امت میں قرأت اور

[4] ۔کاغذ کی قلت سے مراد اس کا معاشرے میں عدم وجود نہیں کیونکہ کاغذ کی دریافت تو تقریباً 6 ہزار سال پہلے ہو چکی تھی اور باقاعدہ عرب میں بھی یہودیوں کے پاس ان کی مقدس کتب مکتوب انداز میں موجود تھیں۔ بلکہ رسول اللہ سے پہلے اور دور نبوی میں کاغذ کتابت وحی کے علاوہ بھی استعمال کیا جاتا رہا مثلاً شعب ابی طالب کا معاہدہ بھی کاغذ پر لکھا گیا تھا، اسی طرح سراقہ بن جعشم کا رسول اللہ سے امان لکھوانا، رسول اللہ کے بادشاہوں کو خطوط، صلح حدیبیہ والا معاہدہ اور اسی طرح رسول اللہ کا صحابہ کیلئے احکامات لکھوانا۔ لیکن چونکہ عرب کتابت کو معیوب سمجھتے اور عرب جدید دنیا سے دور صحرائی علاقہ تھا اسی لئے یہاں کاغذ کم تھا۔ ساتھ میں بیت اللہ میں کثیر تعداد میں قربانی کی کھالیں بھی کتابت کیلئے استعمال ہو جایا کرتی تھی۔

[5] ۔ تاریخ مدینہ میں ابن شبہؒ نے لکھا ہے کہ وہ چیزیں جن پر رسول اللہ ﷺ نے قرآن لکھوایا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ کاغذات اور کھجور کے پتے وغیرہ ایک صندوق میں ڈال دیئے اور انہیں جلانا یا شق کرنا پسند نہیں کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اسطوانۃ المصحف کے پاس جو صندوق تھا یہ چیزیں اسی میں رکھی گئیں۔

[6] ان میں خصوصاً اہم آیات، قرآنی دعائیں اور اہم سورتیں شامل ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

متن کا اختلاف نہ رہے [7] ۔ آج ہمارے پاس مصحفِ عثمانی کی طرف منسوب کچھ باقیات تو موجود ہیں، لیکن دیگر صحابہؓ کے مصاحف کے بارے میں صرف روایات، ترتیب اور آراء ملتی ہیں۔ ان کا کوئی مکمل نسخہ یا جزئی مواد دستیاب نہیں۔

مستشرقین مصحف عثمانی کے علاوہ مصاحف کے جلائے جانے پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کام کی وجہ سے قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو گیا اور ہم قرآن کی تدوین کے اولین مصادر سے محروم ہو گئے [8]۔ اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ جب یہ کام کیا گیا تو کسی ایک صحابی نے بھی اختلاف نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس مصحف پر اجماع ہو گیا تھا کیونکہ یہ کوئی نیا قرآن نہیں تھا، یہ تو مصحف ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عمدہ نقل تھی جسے قریش کے مطابق تیار کیا گیا تھا [9]۔

تاریخ المدینۃ میں ابن شبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے آثار نقل کئے ہیں کہ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کی حفاظت اور امت کو فتنے سے بچانے کیلئے کیا اس پر کسی صحابی نے تنقید نہیں کی۔ مصعد بن سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ: میں بہت سے اصحاب نبی کو جانتا ہوں لیکن میں نے کسی صحابی سے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا تنقید نہیں سنی بلکہ میں نے بہت سے صحابہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا۔ [10]

صحابہ کی طرف منسوب مصاحف کی تعداد تقریباً 22 ہے۔ امام مالک کے نزدیک ان کی تعداد 6 ہے:

1) عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان	2) علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب
3) طلحہ بن عبید اللہ	4) عبد الرحمٰن بن عوف
5) سعد بن ابی وقاص	6) زبیر بن عوام

صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب چند مصاحف:

1۔ مصحف عثمان بن عفانؓ

* یہ وہ معیاری مصحف ہے جو حضرت ابو بکرؓ کے جمع کردہ نسخہ کی بنیاد پر حضرت عثمانؓ کے عہد میں قراءتِ قریش کے مطابق تیار ہوا۔
* اس پر اجماعِ امت ہوا اور دیگر مصاحف کو ختم کر دیا گیا۔

---

[7] ایسے مصاحف جو کہ مصحف امام سے پہلے یا اس کے مخالف تھے ان کو تلف کرنا امت مسلمہ کے اجتماعی مفاد کی خاطر تھا تاکہ بعد میں کوئی فتنہ پیش نہ آتا۔

[8] مستشرقین کے قرآن کے حوالے سے کئے گئے اعتراضات کے جواب کیلئے ان کتب کا مطالعہ مفید ہے: 1) حفاظت قرآن مجید اور مستشرقین: ڈاکٹر محمود اختر، 2) قرآن مجید اور غلط فہمیوں کا جائزہ: مولانا محمد جرجیس کریمی، 3) جمع و تدوین قرآن: ڈاکٹر حافظ محمد عبد القیوم، 4) قرآن حکیم اور مستشرقین: ڈاکٹر ثناء اللہ حسین اور مولانا عبد الرحمٰن مدنی کے محدث میگزین میں مضامین۔
اس کے ساتھ ڈاکٹر مصطفی اعظمی کی کتب وغیرہ انتہائی مفید ہیں۔

[9] مصحف الامام کو اس لئے قرأت قریش کے مطابق مرتب کیا گیا کیونکہ قرآن اسی قرأت پر نازل ہوا تھا اور اسی قر کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

[10] ابن شبۃ،ابو زید عمر،تاریخ المدینۃ،دار الکتب العلمیۃ،بیروت،1399ھ،ج:3،ص:1004

* دنیا کے مختلف حصوں میں اس کی منسوبہ نقول محفوظ ہیں، جن میں سے بعض ترکی، تاشقند اور قاہرہ میں موجود ہیں۔

2۔ مصحف علی بن ابی طالبؓ

* روایات کے مطابق حضرت علیؓ نے اپنا ذاتی مصحف ترتیبِ نزول کے مطابق مرتب کیا تھا۔
* بعض آثار میں آیا ہے کہ اس میں ہر آیت کے ساتھ اس کا سببِ نزول درج تھا۔
* کوئی اصل نسخہ موجود نہیں، صرف حوالہ جات اور روایات ملتی ہیں۔

3۔ مصحف اُبی بن کعبؓ

* حضرت اُبیؓ مشہور قاری اور کاتبِ وحی تھے۔
* ان کے مصحف میں بعض ایسی سورتوں اور دعاؤں کا ذکر ملتا ہے جو مصحفِ عثمانی میں شامل نہیں، لیکن محققین کے نزدیک یہ دعائیں (مثلاً دعائے قنوت) قرآن کا حصہ نہیں تھیں بلکہ یادداشت کے لیے لکھی گئی تھیں۔

4۔ مصحف عبداللہ بن مسعودؓ

* مشہور قاری اور فقیہ صحابی۔
* بعض روایات میں آیا ہے کہ انہوں نے سورۃ الفاتحہ اور معوذتین کو مصحف میں نہ لکھا، لیکن یہ بات محدثین نے یا تو ضعیف قرار دی یا تاویل کی کہ یہ حفظ اور تعلیم کی غرض سے الگ رکھتے تھے۔

5۔ مصحف سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ

* یہ مدینہ کے مشہور قراء میں سے تھے۔
* جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
* ان کا ذاتی مصحف محفوظ نہ رہا، صرف ذکر ملتا ہے۔

6۔ مصحف ابو موسیٰ اشعریؓ

* یمن میں قرآن کی تعلیم دینے والے جلیل القدر صحابی۔
* بعض قراءت کے اختلافات ان سے منسوب ہیں، لیکن بنیادی متن مصحفِ عثمانی سے متفق تھا۔

7۔ مصحف مقداد بن اسودؓ

* ان کے مصحف میں بعض سورتوں کے نام مختلف روایت کیے گئے ہیں۔

8۔ مصحف عبداللہ بن عباسؓ

* تفسیر و علوم القرآن کے امام صحابی۔
* ذاتی مصحف میں غالباً تفسیری حواشی اور لغوی وضاحتیں درج تھیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.8. No.3.2025

9۔ مصحف ابوہریرہؓ

* بنیادی طور پر حدیث کے حافظ، لیکن قرآن بھی لکھا ہوا تھا۔
* کوئی مکمل تفصیل موجود نہیں۔[11]

10۔ مصحف انس بن مالکؓ

* بصرہ میں قرآن کی تعلیم دیتے تھے۔
* ان کے مصحف میں بعض اضافی وضاحتیں ملتی ہیں جو تفسیری نوعیت کی ہیں۔

11۔ مصحف ابو الدرداءؓ

* شام میں قرآن کی تعلیم دینے والے معروف صحابی۔
* ان سے منسوب بعض قراءتیں مرویات میں ملتی ہیں۔

12۔ مصحف زید بن ثابتؓ

* کاتبِ وحی اور جمعِ قرآن کے مرکزی کردار۔
* غالباً ان کا ذاتی مصحف بھی بعد میں مصحف ابو بکرؓ کی بنیاد بنا[12]۔

---

[11] صحفِ ابوہریرہؓ کا تذکرہ زیادہ تر **مصاحفِ صحابہؓ** پر لکھی گئی روایات اور کتب میں مختصراً ملتا ہے، مگر اس کی تفصیل اور مواد کے حوالے سے کوئی محفوظ شدہ نسخہ یا مکمل متن موجود نہیں۔

اس کے بارے میں معلومات درج ذیل بنیادی ماخذات میں ملتی ہیں:

1. **الفہرست، ابن ندیم:** ابن ندیم نے مصاحفِ صحابہؓ کا اجمالی ذکر کیا ہے اور مختلف صحابہ کے ذاتی نسخوں کی فہرست میں بعض نام شامل کیے، جن میں ابوہریرہؓ کا نام بھی آتا ہے۔
2. **کتاب المصاحف، ابن ابی داؤد السجستانی:** اس میں صحابہ کے ذاتی مصاحف کا ذکر موجود ہے، لیکن مصحفِ ابوہریرہؓ کی تفصیل بہت مختصر ہے اور صرف نسبت کے طور پر آتی ہے۔
3. **تاریخ المدینۃ، ابن شبہ:** بعض روایات میں مدینہ میں موجود ذاتی نسخوں کے ذکر میں ابوہریرہؓ کا نام ملتا ہے، مگر ترتیبِ سورت یا قراءت کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی۔
4. **الاتقان فی علوم القرآن، جلال الدین سیوطی:** سیوطی نے بھی اجمالاً ان ذاتی مصاحف کا ذکر کیا ہے جن میں ابوہریرہؓ کا نام فہرست میں آتا ہے۔

اکثر محققین کا کہنا ہے کہ مصحفِ ابوہریرہؓ غالباً مکمل قرآن پر مشتمل نہ تھا، بلکہ وہ آیات یا سورتیں تھیں جو آپ نے اپنی ذاتی تحریر میں جمع کر رکھی تھیں، جیسا کہ دیگر کئی صحابہؓ کے ذاتی صحیفوں میں تھا۔

[12] حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں کتابت قرآن کیلئے کیوں منتخب فرمایا اس پر بہت سے لوگوں نے اعتراض کیا۔ علامہ تمنا عمادی نے بھی اعتراض کیا کہ ان سے زیادہ علم رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے تو ان کو کیوں نامزد کیا گیا۔ اس کی کئی وجوہات علماء نے بیان کی ہیں، ان میں سے 2 اہم یہ ہیں:

1) کاتب وحی ہونا 2) عرضۃ الاخیرۃ میں شامل ہونا جس کی وجہ سے کامل قرآن سننا اور ناسخ و منسوخ اور ترتیب آیات و سور معلوم ہونا

13۔ مصحف عبداللہ بن عمرؓ

* ان کے مصحف میں تفسیری اور فقہی حاشیے شامل تھے۔

14۔ مصحف عائشہ صدیقہؓ

* ازواجِ مطہرات میں سے قرآن کی تعلیم دینے والی ممتاز ہستی۔
* ان کے مصحف کے کچھ حصے روایات میں منقول ہیں۔

15۔ مصحف حفصہؓ بنت عمر

* یہ وہی مصحف ہے جو حضرت ابو بکرؓ نے تیار کروایا اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت حفصہؓ کے پاس محفوظ رہا، پھر حضرت عثمانؓ نے اسے معیارِ تدوین کے لیے منگوایا۔

16۔ مصحف سعد بن ابی وقاصؓ

* مشہور قاری اور فاتحِ قادسیہ۔
* روایات میں ان کے مصحف کا تذکرہ ملتا ہے البتہ زیادہ وضاحت نہیں ملتی۔

17۔ مصحف طلحہ بن عبید اللہؓ

* جنگِ جمل میں شہید ہوئے۔
* ان کے مصحف کے کچھ اجزاء روایات میں ملتے ہیں۔

18۔ مصحف زبیر بن عوامؓ

* عشرہ مبشرہ میں سے ایک۔
* ذاتی مصحف کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔

19۔ مصحف عمرو بن العاصؓ

* مصر میں قرآن کی تعلیم دینے والے صحابی۔
* یہ غالباً وہ مجموعہ تھا جس میں آپؓ نے آیات و سورتوں کو اپنی ذاتی تعلیم اور یادداشت کے لیے لکھ رکھا تھا۔

20۔ مصحف معاویہ بن ابی سفیانؓ

* شام میں قرآن کی تعلیم عام کرنے والے۔
* ابن ندیم نے الفہرست میں، ابن ابی داؤد نے کتاب المصاحف میں اور اسی طرح مصاحف صحابہ پر موجود ابحاث میں بغیر تفصیل کے ان کے مصحف کا تذکرہ ملتا ہے۔

21۔ مصحف حذیفہ بن یمانؓ

* قراءت کے اختلافات کو محسوس کر کے حضرت عثمانؓ کو اقدام پر آمادہ کرنے والے۔

22۔ مصحف خالد بن ولیدؓ

* ان کا مصحف جنگی مہمات کے دوران ساتھ رہتا تھا۔

خلاصہ:

* یہ تمام مصاحف دراصل ذاتی نسخے تھے، نہ کہ امت کے لیے مرتب کردہ سرکاری متن۔
* ان میں قراءت، ترتیب، اور وضاحتی حواشی میں اختلافات پائے جاتے تھے، لیکن قرآن کے اصل متن میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔
* ان میں سے اکثر صحف کے متعلق صرف آثار ملتے ہیں یا بعض روایات میں ان کی اختلاف کی نوعیت وغیرہ لیکن مکمل مصحف نہیں ملتے اس کا سب سے اہم سبب مصحف عثمانی کے بعد دیگر صحف کا تلف کیا جانا ہے۔ ان میں اکثر صحف کا اختلاف ابن ابی داود رحمۃ اللہ علیہ کی **کتاب المصاحف** یا ابن ندیم کی **الفہرست** میں ملتا ہے۔